

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ — قیمت سالیانہ مع محصول سے

نمبر ۴۴ - جلد ۹ | لودیانہ ۳ - نومبر ۱۸۸۱ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

ایوب خان ایران میں جاکر کوشش کر رہا ہے کہ افغانستان پر ایک بھاری حملہ کرے = **کوہاٹ** میں ایک آفریدی عورت نے ایک صوبہ دار میجر کو قتل کر ڈالا = **سلطان روم** انگریزی رعایا کے ۴۰ لاکھ روپیہ کے قرضدار ہیں = **ولایت** میں جنرل گارفیلڈ صاحب پریسیڈنٹ کی یادگار میں ایک منارہ تعمیر کیا جائیگا = **امریکہ** میں پریسیڈنٹ حال کے قتل کی بھی سازشیں ہونے لگی ہیں = **سماٹرہ** کے متصل انگریزی شاہی جہاز ترک لوگوں نے لوٹ لیا ہے = **زار روس** ایشیا کوچک میں ۱۵ ہزار فوج زاید رکھنی چاہتے ہیں = **مسٹر گلیڈسٹون** صاحب وزیر اعظم انگلستان آجکل سخت بیمار ہیں = **ہرات** میں امیر کابل کا عمل دخل بلا روک ٹوک ہوگیا ہے = **بنگال** گورنمنٹ نے ترقی تعلیم نسوان کے لئے ۱۰ ہزار روپیہ دینا منظور کیا ہے = **روسیوں** نے جدید عہدنامہ میں سرکار انگریزی سے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ کو ہماری طرف سے کوئی سفارت امیر کابل کے پاس افغانستان میں نہیں جائیگی = **سرکار انگریزی** نے گورنمنٹ روس سے عہد کیا ہے کہ ہمارا سفیر مرو میں نہیں جائیگا = **کابل** سے خبر آئی ہے کہ میر بچہ جو کوہستان سے قید کر کے بھیجا گیا تھا وہ کابل کے جیل خانہ سے بھاگ گیا ہے = **آیرلینڈ** میں جتنے کارخانے ہتھیاروں کے تھے وہاں کے باشندوں نے جوش میں آکر لوٹ لئے = **قندھار** میں بالکل امن ہے مگر گرد و نواح کے لوگ ایوبخان کی آمد کے منتظر ہیں = **افغانستان** کے تمام جرگے امیر کابل کی اطاعت کا دم بھرتے ہیں = **افواہ** ہے کہ روسیوں کی فوج استرآباد تک پہونچ گئی ہے = **انگریزی** فوج نے چمن کو خالی کر دیا ہے = **غزنی** میں فساد برپا ہونے کی خبر مشہور ہے اسلئے امیر کابل نے وہاں پر اور فوج بھی روانہ کر دی ہے = **مدراس** میں ایک قاضی جی کو رشوت ستانی کے جرم میں ڈیڑھ سال قید کی سزا ہوئی =

ہندوستان میں سرکار انگریزی کے پاس ۵۰۰۴ توپ ہیں = **جرمن** نے ہسپانیہ کو تسلی دی ہے کہ اگر روس تم پر حملہ آور ہوا تو میں تمہارا معاون و مددگار ہونگا = **ضلع منٹگمری** میں ایک کنسٹبل نقب لگاتا ہوا گرفتار کیا گیا = **یکم نومبر** کو حضور گورنر جنرل کشور ہند شملہ سے دہلی کی طرف روانہ ہوئے = **ملتان** میں ایک گورہ خودکشی کرکے مر گیا = **علیگڈھ** میں ہندو و مسلمانوں کے درمیان بندروں کے مارنے پر فساد ہوتے ہوتے بچ گیا = **کلکتہ** میں تجویز ہو رہی ہے کہ ہر سنیچر کی شام سے سوموار کی صبح تک کوئی شراب کی دوکان نہ کھلے = **وبا کی** وجہ دریافت کرنے کی غرض سے سلطان روم نے ایک ڈاکٹر مکہ کو بھیجا ہے = **پالمپور** میں ایک جینی نے ۱۰ دن کا نرا ہار برت رکھا = **مدراس** ریلوے نے یورپینوں کو انجن کے کام پر نوکر رکھنا بند کر دیا = **ایشیا** وسطی میں روسی دس پندرہ ہزار فوج زاید کرنی چاہتے ہیں +

نور افشاں

—— بمبئی کی تاربرقی مورخہ ۳۱ اکتوبر سے معلوم ہوا کہ جناب مسٹر گرینٹڈف صاحب گورنر مدراس ۲۷ اکتوبر کو جہاز سے اُتر کے بمبئی میں داخل ہوئے۔ اور اُنکی سلامی کے لئے ۱۷ ضرب توپ کا فیر ہوا۔ اور صاحبان ورود سا نے صاحب ممدوح کا استقبال بڑے اعزاز کے ساتھ کیا +

یقین ہی کہ صاحب موصوف کو مدراس کی قحط سالی کا انتظام کرنا پڑیگا کیونکہ وہاں مینہ بارش بالکل نہیں ہوئی ہی اور ملک میسور کی تمام زراعت خشک ہوتی جاتی ہی +

—— ایوبخان کی نسبت خبر آئی ہی کہ وہ اب مقام کابن ملک ایران میں جا پہونچا ہی۔ اور اُسنے گورنر خراسان کو اطلاع دی ہی کہ میں یہاں حاضر ہوں اب معلوم ہوگا کہ شاہ ایران سے کیا مشورت ہوگی +

—— خبر ہی کہ سرکار انگریزی نے پختہ تجویز کی ہی کہ ریواڑی سے مقام فیروزپور تک ریل بنائی جاوے۔ اور وہ حصہ جو ریواڑی سے حصار تک پہونچتا ہی بہت جلد تیار کیا جائیگا۔ اور باقی حصہ کچھ عرصہ بعد تیار ہوگا۔ اور ایک ریلوے سڑک امرتسر سے پٹھانکوٹ تک جاری کرنے کی تجویز ہو رہی ہی۔ نقشہ جات و تخمینہ ہائے منظور ہو چکے ہیں۔ جسوقت صاحب سکرٹری آف سٹیٹ کی منظوری آجائیگی فوراً کام شروع کیا جائیگا +

یقین ہی کہ ان ہر دو سلسلہ ریل سے تجارت کو بڑی ترقی ہوگی۔

—— افسوس کی بات ہی کہ جو ریل لودیانہ سے فیروزپور کے بننے کی تجویز تھی اور پہلے ہم خبر بھی دے چکے ہیں اب اُسکی اجرائی کی کوئی خبر نہیں پہونچی۔ اس ریل کے واسطے ترقی تجارت و فوایہ سرکاری کے لئے از حد ضرورت ہی +

—— مسٹر گارفلیڈ صاحب پریسیڈنٹ ملک امریکہ کی سرگذشت امریکہ کے ہزارہا بزرگ لوگوں کی سرگذشتوں کا نمونہ ہی۔ اور اُس سے ظاہر ہوتا ہی کہ ملک مذکور میں غریب لوگوں کی ترقی ہو سکتی اور ہوتی بھی ہی۔ چنانچہ صاحب موصوف کی مختصر سرگذشت یہہ ہی کہ ۱۴ برس کی عمر میں بڑھئی کا کام کرتے تھے اور ۱۶ برس کی عمر میں نہر کی ایک کشتی پر ملاح مقرر ہوئے۔ ۱۷ برس کے ہو کر مدرسہ میں تعلیم پانے لگے۔ ایام تعلیم میں شام کے وقت اور سنیچر کے روز بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے اور یوں اپنا گذارہ اور کتب وغیرہ کا خرچ پیدا کرتے تھے اور قریب ۶۰۰ روپیہ کے جمع بھی کر لیا۔ ۲۱ برس کی عمر میں سرکاری اسکول میں تعلیم دینے لگے اور علم تحصیل کرتے رہے اور ۲۳ برس کے ہو کر ولیمس کالج میں بھرتی ہوئے۔ ۲۶ برس کے ہو کر اپنی جماعت میں اول درجہ کا پاس کیا۔ ۲۷ برس کے ہو کر ہیرم کالج کے اُستاد مقرر ہوئے اور ایک سال بعد کالج مذکور کے پرنسپل ہو گئے اور پھر ایک سال بعد صوبہ اوہیو کی پارلیمنٹ میں ممبر ہوئے۔ اور ۳۱ برس کی عمر میں رجمنٹ نمبر ۴۲ کے کرنل مقرر ہوئے۔ اور اسی سال میں برگیڈیر جنرل ہو کر جنرل مارشل کے باغی ماتحتوں کو شکست دی۔ اور جنگ مقام پٹس برگ لینڈنگ میں جنرل بیول صاحب کی معاونت کی اور مقام کارنتہ میں لڑائی کی اور ۳۲ برس کی عمر میں مشہور جنگ چکاماگوا میں باغیوں کو شکست دی اور اسی صلہ میں اُنکو میجر جنرل کا عہدہ ملا اور ایک سال کے بعد عہدہ مذکور سے استعفا دیکر اعلی پارلیمنٹ میں داخل ہوئے۔ اور پارلیمنٹ مذکور میں ۴۸ برس کی عمر تک داخل رہے۔ اور ۴۹ برس کے ہو کر صوبجات متحدہ کے لئے پریسیڈنٹ منتخب ہوئے اور ۵۰ برس کی عمر میں گولی کے صدمہ سے مر گئے +

اس سرگذشت سے اہل ہند کے طلبہ بھی کچھ نصیحت حاصل کر سکتے ہیں مگر جاننا چاہئے کہ صاحب موصوف کی ترقی نہ صرف کوشش و تعلیم پر منحصر تھی مگر صداقت و راستبازی پر کیونکہ اُنکا عہد یہہ تھا کہ میں کبھی کسی عہدہ کے لئے التجا نہ کرونگا۔ مگر اُسکو جو مجکو طلب کرتا ہو اختیار کرونگا۔ یہہ قاعدہ حقیقت میں اچھا ہی کیونکہ جو شخص علمی و اخلاقی لیاقت رکھتا ہو ضرور اچھے عہدوں کے واسطے مطلوب ہوگا +

—— انڈین ریلوے کی رپورٹ گذشتہ سال سے معلوم ہوتا ہی کہ مارچ ۱۸۸۱ء تک ۹۵۹۱ میل میں تجارت کیواسطے ریل جاری ہو چکی ہی جو کہ سال گذشتہ کی نسبت ۱۰۰۰ میل زیادہ ہی۔ کل آمدنی ریل مذکور کی بارہ کروڑ روپیہ کی ہوئی اور اخراجات میں ساڑھے چھہ کروڑ روپیہ صرف ہوئے۔ مسافروں کی تعداد جو ریل پر سوار ہوئے ۴ کروڑ ۸۰ لاکھ ۲۶ ہزار ۶۰ تھی۔ سال گذشتہ کی نسبت ۵۰ لاکھ مسافر زیادہ سوار ہوئے۔ ایک لاکھ ۵۵ ہزار ۱۰۳ ملازم ہیں جنمیں صرف ۵ آدمی فیصدی یورپین یا یوریشین ہیں۔ ملک کے لئے اس ریل سے بڑا فایدہ ہو رہا ہی کیونکہ ۴ سال کے اندر اندرونی تجارت ساڑھے ۴۴ کروڑ کے بجائے ۵۰ کروڑ روپیہ کی تجارت ہوئی اور بیرونی تجارت ۳۳ کروڑ روپیہ کی بجائے ۴۴ کروڑ روپیہ کی تجارت ہوئی اسپر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اہل ہند کو سلطنت انگریزی سے کیسی منفعت ہو رہی ہی +

—— حضور وایسرائے ہند یکم نومبر کو شملہ سے بعزم دہلی و آگرہ و جیپور و اجمیر و بھرتپور گڈھ وغیرہ کا دورہ فرما کر ۴ دسمبر تک کلکتہ میں داخل ہو جائینگے۔ اور یہہ بھی خبر ہی کہ مقامات مذکورہ میں لیوی دربار بھی ہوگا +

تقریباً ہم مسیح کے حق میں کیا گمان کرتے ہو

تیسرا باب

اسبات کے بیان میں کہ قدیم کلیسیا کا مسیح کی نسبت کیا گمان تھا

پس وہ بات جسپر ہم قایم ہیں اور جسے ہم ثابت کرنے کو تیار ہیں اور جسکی نسبت ہمارا دعویٰ ہے کہ معترض اُسے رد نہیں کر سکتے یہہ ہے کہ مسیح کی اصلی اُلوہیت کو قدیم کلیسیا حواریوں کے زمانہ سے اب تک بالکل مانتی آئی اور اُس مسئلے کی بابت کوئی ایسا وقت نہ تھا جس میں کچھ شبہ اور کم اعتقادی ہوئی ہو اور یہہ کہ ترقی کا کوئی درجہ نہ تھا درحقیقت اُس مسئلے میں صرف ایک ہی منزل تھی اور وہ بالکل کاملیت اور پختگی کا درجہ تھا +

اب اُن واقعات کے پیش کرنے میں جو اسبات پر دلالت رکھتے ہیں پچھلے زمانے کی طرف متوجہ ہوکر آگے آگے چلینگے یعنی ہم اُس زمانہ سے شروع کرکے جو جلسہ نیس سے کچھ پیشتر تھا رسولوں کے عین زمانہ تک چلینگے۔ یہہ جلسہ ۳۲۵ء میں منعقد ہوا تھا اُس میں دنیا کی تمام مسیحی کلیسیا کی طرف سے وکیل تھے۔ چند سال پیشتر ایریس نامے ایک پادری نے مسیح کی خاص اُلوہیت کے مسئلے کو رد کیا تھا گذشتہ باب میں اُس گمان کا جو اُسنے پیش کیا کچھ بیان کیا گیا جس سے ظاہر ہوا ہے کہ وہ عیسیٰ کو صرف آدمی ہی نہیں مانتا تھا بلکہ درحقیقت وہ اُسے تمام مخلوقات سے افضل اور ہر ایک قسم کی پیدا کرنے کی طاقت سے معمور سمجھتا تھا مگر اُسکی اصلی و حقیقی اُلوہیت کا منکر تھا اسی طرح اُسنے کل کلیسیا کے اعتقاد کی مخالفت کی چنانچہ اِس پوشیدہ اور مہلک بدعت کے رفع کرنے کے لئے یہہ جلسہ ہوا تھا عقاید نامۂ نیس جو اُسوقت لکھا گیا اور کلیسیا میں پندرہ صدیوں سے زیادہ عرصہ سے مستعمل ہو رہا ہے صرف قدیمی کلیسیا کے ایمان کا وہ قاعدہ ہے جو کلیسیا نے مضمون مسیح کی نسبت فرمایا تھا +

ہمارا مقصد یہہ ہے کہ اسبات کو ثابت کریں کہ وہ مسئلہ جو اُس مجلس نے ظاہر کیا کچھ نیا مسئلہ نہ تھا بلکہ یہہ وہی مسئلہ تھا جس کو کلیسیا اُس مجلس کے قایم ہونے سے پیشتر تین صدی سے مانتی چلی آئی تھی +

اِس ماجرے کے پہلے گواہ (جو ہم پیش کرینگے) منکر ہیں ہمارے ناظرین کو معلوم ہووے کہ دین عیسوی کا قدیم زمانے میں فیلسوفوں نے باریک اور سخت نکتہ چینیوں کے ساتھ مقابلہ کیا اگر ہم اُن الزاموں پر جو وہ دین عیسوی پر لگاتے تھے نظر کریں تو ہمیں معلوم ہو جاویگا کہ قدیم زمانے کے عیسایوں کا کیا اعتقاد تھا اگر ہم دریافت کریں کہ وہ علما منکرین مدعی بنکر عیسایوں پر یہہ الزام لگاتے تھے کہ وہ مسیح کو خدا جانکر عبادت کرتے ہیں اور اگر ہم برعکس اسکے یہہ دریافت کریں کہ مسیحی مدعا علیہ ہوکر نہ صرف اُن الزاموں کا اقرار کرتے تھے بلکہ اُن الزاموں کی سچائی پر فخر کرتے تھے تو نتیجہ صاف یہی ہوگا کہ اُنکا اعتقاد ایسا تھا جیسا کہ مذکور ہوا +

ارنوبیس نامے ایک عیسائی مصنف جو ۳۰۳ء میں ہوا بت پرستوں کے الزاموں کو عموماً بیان کرتا ہے اُسکا قول یہہ ہے

وہ کہتے ہیں کہ دیوتے تمسے ناراض ہیں نہ اسلئے کہ تم قادر مطلق خدا کی پرستش کرتے ہو لیکن اسلئے کہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ وہ خدا ہے جو انسان پیدا ہوا اور جلسہ پر کھینچا گیا جو کمینوں کے لئے بھی رسوائی کا باعث ہے اور نیز اسلئے کہ تم یقین کرتے ہو کہ وہ اب تک زندہ ہے اور روز مرہ دعا کے ساتھ اُسکی عبادت کرتے ہو +

پورپھیری اور جولین ملحد دین عیسوی کے دو سخت دشمن تھے تو بھی وہ دونو تیز فہم اور ذی عقل تھے دین عیسوی میں وہ خاص بات جس پر اُنہوں نے زیادہ مخالفت ظاہر کی وہی مسیح کی اُلوہیت تھی اُنہوں نے دشمنی اور حقارت کے تیروں سے سخت مقابلہ کیا اُنکے بعض بت پرست دوستوں نے گمان کیا کہ وہ دلیل میں غالب رہے اور کہتے تھے کہ عیسائی اُن سے بخوبی شکست کھا گئے اُنمیں سے ایک نصیح لبنیس نامے نے خاصکر پورپھیری اور جولین کی بڑی تعریف کی اسلئے کہ اُنہوں نے ایک فرقہ کی حماقت کو جو کنعان کے ایک مردہ کو خدا اور خدا کا بیٹا کہتے تھے باطل ٹھہرایا ہے الفاظ لبنیس کے ہیں اور درحقیقت وہ اُس مطلب کے لئے مفید ہیں جس کے لئے ہم اُنہیں پیش کرتے ہیں یعنے اسبات کے ظاہر کرنیکو کہ قدیم زمانے کے عیسائی دراصل کیا مانتے تھے +

سیلسوس نامے ایک فیلسوف نے جو دوسری صدی میں ہوا دین عیسوی کی رد میں بڑی مشقت اُٹھا کر ایک کتاب تصنیف کی اُس کتاب کے بعض اُن حصوں سے جو محفوظ رہے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکے حملہ کی خاص بات یہی مسئلہ تھا مثلاً اُسنے مجوسیوں کے پورب سے آنے اور مسیح کو خدا کی طرح سجدہ کرنے پر ٹھٹھا کیا اور اُسکے مصر میں بھاگنے اور اُسکی زندگی کے کئی واقعات پر اعتراض کیا کہ یہہ اُسکے الٰہی ہونے کے برخلاف ہیں مسیح کی قبر کے بیان میں وہ عیسایوں کے اختلاف پر ٹھٹھا کرتا ہے اسلئے کہ یہہ لوگ جو مشتری کے پرستاروں پر جنکی قبر جزیرہ کریٹی میں ہے الزام لگاتے تھے باوجودیکہ وہ آپ

ایک مرد کی جو کنعان میں مدفون ہی خدا کی طرح پرستش کرتے تھے وہ کہتا ہی اگر یہہ لوگ صرف ایک ہی خدا کی عبادت کرتے تو شاید اوروں کے ساتھ بحث کے لئے کچھ وکیل رکھتے لیکن اب وہ باطل طور سے اسکی طرف رجوع ہوتے ہیں جو تھوڑے دن گذرے ظاہر ہوا اور تو بھی خیال کرتے ہیں کہ خدا چھوڑا نہیں جاتا اگر اسکے خادم کی بھی پرستش کیجائے +

اس زمانے میں بار بار وقوع میں آتا ہی کہ لوگ سیلسوس کی طرح اسی غلطی میں مبتلا ہوتے ہیں اور یہہ خیال کرتے ہیں کہ جس حال میں عیسائی خدا کی طرح مسیح کو سجدہ کرتے ہیں تو بہت سے خداؤں کے مقر ہیں علاوہ اسکے پھر سیلسوس بیان کرتا ہی کہ عیسائی یہودیوں پر ہمیشہ الزام لگاتے تھے اسلئے کہ وہ مسیح کو خدا نہیں سمجھتے تھے +

ایک مورخ لوشین نامے جو سیلسوس کا ہمعصر تھا اس امر کی حقیقت پر گواہی دیتا ہی وہ فرماتا ہی کہ عیسائی اب تک اس بزرگ آدمی کی جو کنعان میں مصلوب ہوا پرستش کرتے ہیں اس فقرے میں ایک چھوٹا سا لفظ قابل غور ہی لفظ اب تک سے ظاہر ہوتا ہی کہ لوشین کے زمانے سے بہت مدت پیشتر عیسائیونکا یہی رواج تھا پس جب سوچا جاتا ہی کہ لوشین نے اس فقرے کو غالباً آخری رسول یوحنا کی وفات کے پچاس برس بعد قلمبند کیا بدیشیوں کی گواہی سے صاف ثابت ہی کہ عیسائیونکا مسیح کو خدا کی طرح پرستش کرنا عین حواریوں کے زمانے میں بھی تھا + باقی آئندہ

مسیحی عقیدہ نمبر ۵

تیسرے دن مردوں میں سے پھر جی اٹھا

متی رسول بیان کرتا ہی کہ خداوند یسوع مسیح مردوں میں سے جی اٹھکر پہلے ایماندار عورتوں کو دکھائی دیا اور کہا تم سب خوش ہو لوقا اور یوحنا نے مرقوم کیا کہ جب وہ جی اٹھنے کے بعد ایماندار مردوں سے پہلے ملا تو فرمایا تم پر سلام اس فرق کا سبب ایک مسیحی معلم نے یوں بیان کیا کہ عورتوں کا ایمان چونکہ مضبوط تھا اور وہی صرف مسیح کے دکھ درد موت کے سبب ملول محزون تھیں اسواسطے خداوند نے انکو کہا کہ تم سب خوش ہو مردوں کا ایمان سست ہوگیا تھا وے سوچ رہے تھے کہ مسیح نبی اسرائیل کو مخلصی بخشیگا اور اسکے مرجانے سے نا امید ہو کر حیران ہوتے تھے اور انکا دل شکوک و شبہات سے بھر گیا تھا اسواسطے مسیح نے انکو دیکھکر کہا تمہیں سلام یعنی تمہارے دل میں سلامتی ہووے گھبراؤ شکوک و شبہات اپنے دل سے دور کرو دیکھو میں زندہ ہوں یہہ کلام سلامتی کا ہمارے لئے بھی ضرور ہی قواعد نیچریہ کے قواعد کی پایداری پر یہانتک اعتقاد بڑھا اور مخالف دین نے مسیح کے جی اٹھنے پر اعتراض اور اس سے روگردانی اسقدر ظاہر ہوئی کہ خواہ نخواہ اسکی نسبت دل میں گھبراہٹ پیدا ہوتی اور اسکو مان لینا نہایت مشکل معلوم دیتا ہی سلامتی تبھی دل میں پیدا ہو سکتی ہی کہ اسکے جی اٹھنے پر پورا یقین ہو اور یہہ یقین تبھی پیدا ہو سکتا ہی جب ہمارا اعتقاد مندرجہ ذیل باتوں پر پورا اور کامل ہو اول مسیح کی عجیب شخصیت پر دوم انسان کی گواہی کی معتبری پر +

اول مسیح کے جی اٹھنے کے ماجرا پر یقین کرنے کے لئے ضرور ہی کہ ہم مسیح کی عجیب شخصیت پر یقین کریں پیشتر ہم بیان کر چکے ہیں کہ مسیح کی شخصیت عجیب طرح کی تھی وہ ایک ایسا شخص تھا جسمیں انسانیت اور الوہیت اکٹھی سکونت کرتی تھی وہ بیگناہ انسان تھا اور اپنے کام کاج اور بات چیت سے اپنی بیگناہی ظاہر کی الوہیت کا کمال اسمیں موجود تھا اور کام کلام سے اپنا خدا کے برابر ہونا ظاہر کیا +

علاوہ اسکے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح کا جی اٹھنا ایک ایسے آدمی کا جی اٹھنا ہی جسکی موت فوق العادت اور خلاف قیاس تھی اسنے کانٹوں کا تاج پہن لیا لیکن وہ تاج دنیا کا قہر تھا جو اسکے سر پر رکھا گیا وہ صلیب پر لٹک گیا تاکہ وہ زمین اور آسمان کے بیچ کھڑا ہو وہ جو دو چوروں کے بیچمیں رکھا گیا تاکہ آخری عدالت کا نشان ہو اس دن اسکے داہنے ہاتھ بھیڑیں ہونگی اور بائیں ہاتھ پر بکریاں جیسے کہ تائب اور غیر تائب چور کھڑے کئے تھے آسمان کی ہوا اسکے منہ پر لگی اور اسنے آسمان کا دروازہ مغفور گنہگاروں کے لئے کھولا +

مرنا اسکے واسطے ایک فوق العادت کام تھا روسو نامی مشہور دہریہ نے ٹھٹھے کی راہ سے مسیح کی موت کی بابت یوں بیان کیا ہی کہ اسکی موت خدا کی موت تھی اگرچہ یہہ بات اسنے ٹھٹھے سے کہی ہی تو بھی عیسائیونکا عقیدہ ہی پہلے تین انجیلوں میں مرقوم ہوا کہ مسیح مرنے کے وقت اونچی آواز سے چلایا اسکو سنکر رومی صوبہ دار نے کہا کہ یہہ شخص سچ مچ خدا کا بیٹا ہی +

علاوہ بریں یاد رکھنے کے لائق ہی کہ مسیح نے اپنی جان اپنی خوشی سے دی اسنے خود فرمایا کہ میں اپنی جان بھیڑوں کے لئے دیتا ہوں مجھے اختیار ہی کہ میں اسے دیدوں اور مجھے اختیار ہی کہ میں پھر اسے اٹھا لوں یہہ تو سچ ہی کہ لوگوں نے اسے پکڑا اور رسی سے باندھا لیکن وہ بندھا ہوا زیادہ اپنی مرضی اور خوشی سے تھا خدا کی مرضی اور دنیا کی محبت کے ڈورے اسپر زیادہ مضبوط تھے اور اسی سبب سے بھیڑ جسطرح اپنے بال کترنے والوں کے سامنے چپ چاپ رہتی ہی

وہ اپنے پکڑنے اور ستانے والوں کے سامنے اسیطرح چپ چاپ رہا اُسکی عقل و سمجھ آخر تک بحال رہی وہ مرتے وقت مغلوب نہ ہوا بلکہ موت پر غالب رہا یہہ بھی یاد رکھنا مناسب ہے کہ مسیح کا جی اُٹھنا پیشین گوئیوں کی کلام کے مطابق تھا پولوس کہتا ہے کہ وہ گاڑا گیا اور تیسرے دن کتابوں کے موافق جی اُٹھا پھر دوسری جگہہ اُس وعدہ کو جو باپ دادوں سے کیا گیا تھا خدا نے ہمارے لئے جو اُنکی اولاد میں ہیں بالکل پورا کیا کہ یسوع کو پھر جلایا اگر نبوت کی کتابوں کو ہم غور سے پڑھیں تو اکثر ہم دیکھینگے کہ مسیح کی دردمندی اور موت کا تذکرہ ہے اور بعد اُس جلال کا جسمیں وہ جی اُٹھنے کے پیچھے داخل ہوا پطرس کا بیان ہے کہ اُسکو خدا نے موت کے بند کھولکر اُٹھایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُسکے قبضہ میں رہے +

دوسرا مسیح کے جی اُٹھنے کا یقین معتبر گواہی پر موقوف ہے اس سے پہلے کہ ہم گواہی کی طرف متوجہ ہوں اُن خیالات کا بیان کرنے کی جو مسیح کے زندہ ہونے اور آسمان پر چڑھ جانے کی بابت ہو سکتی ہیں پہلا یہہ کہ خداوند یسوع مسیح حقیقت میں مرا نہ تھا بلکہ جب صلیب پر سے اُسے اُتارا تو حالت غشی میں تھا اور اُسکے پیر نہیں توڑے گئے تھے شاگردوں نے مُردہ سمجھکر یہودیوں کی رسم کے بموجب اُسکے بدن پر خوشبوئیں ملیں اور اُسکو دفن کیا بعض لوگ یہہ سمجھتے ہیں کہ اس خوشبو کے ملنے اور ٹھنڈی ہوا کے لگنے سے بعد تدفین اُسکی بیہوشی جاتی رہی تب وہ رفتہ رفتہ قوت حاصل کرکے قبر سے نکل آیا اور شاید کسی مکان میں جاکر چھپ گیا اور کبھی کبھی اس مکان سے نکل کر چالیس روز تک شاگردوں پر ظاہر ہوتا رہا اور بعد چالیس روز کے بالکل غائب ہو گیا اور شاگردوں کو نظر نہ آیا تو شاگرد یہی سمجھتے رہے کہ ہمارا خداوند جی اُٹھا اور آسمان پر چلا گیا اس خیال کی نسبت میری گذارش ہے کہ یہہ ایسا خیال ہے جسکا ثبوت کچھ نہیں اور چاروں انجیل نویسوں کی شہادت کے مخالف ہے اسکو ہم کبھی قبول نہیں کر سکتے علاوہ اسکے یہہ خیال میری نظر میں کئی وجہ سے ناممکن ہے اول یہہ کہ مسیح نہ صرف مصلوب کیا گیا تھا بلکہ نیزہ سے اُسکا پہلو چھید اگیا اگر وہ غشی کی حالت میں ہوکر قبر میں جا زندہ ہوا تو نہایت کمزور ہوگا یہہ کب ممکن ہے کہ ایسا بھاری پتھر جسے عورتیں خیال کرتی تھیں کہ اُسے ہمارے لئے کون ڈھلکا دیگا خود ڈھلکا کر پہرے والوں کی نظر بچاکر بھاگ گیا ہو اور اگر بھاگ گیا تو کہاں گیا شاگردوں کے پاس تو گیا نہیں تو کیا دشمنوں کے پاس گیا اگر اُن کے پاس گیا تو ممکن نہیں معلوم دیتا کہ اُنہوں نے اُسکو چھوڑ رکھا ہو اور بیچ میں اُسکو چالیس روز تک شاگردوں پر ظاہر کیا ہو اور پھر اُسکو اسطرح پر چھپایا ہو کہ اُسکی خبر کسیکو کچھ نہ ملے اور یہہ سب کچھ اس نیت سے کیا ہو کہ شاگردوں کو یہہ خیال گذرے کہ ہمارا خداوند جو مر گیا تھا پھر جی اُٹھا بلکہ آسمان پر چڑھ گیا میری عقل میں یہہ خیال محال ہے اور قرین قیاس یہہ ہے کہ اگر دشمنوں کے پاس وہ جاتا تو گرفتار کرواکر دوبارہ اُسے صلیب پر چڑھواتے +

دوسرے یہہ خیال اخلاقی قاعدوں سے منافی نظر آتا ہے کیونکہ اسمیں مسیح کے ذمے اول درجہ کا دغا فریب سمجھا جاتا ہے کہ وہ پتھر ڈھلکا کر اپنے شاگردوں کے پاس نہ گیا بلکہ کسی مکان میں چھپ رہا اور وقت بوقت اپنے شاگردوں پر نمود ہوتا رہا اور چالیس دن کے بعد کسی ایسے مکان میں چھپ رہا کہ اُنکو نظر نہ آیا اور یہہ سب کچھ اس خیال سے ہوا کہ شاگردوں کو فریب دیکر سمجھاویں کہ میں مُردوں میں سے جی اُٹھکر آسمان پر چڑھ گیا ہوں مسیح کے ذمہ ایسے حرکات لگانا نہایت بعید ہے خصوصاً جب ہم اُسکی پچھلی زندگی اور تعلیم پر نظر ڈالتے ہیں + باقی آئندہ

مراسلات

بیاہ شادیوں میں حجاموں کی کارگزاری

جناب اڈیٹر صاحب مہتمم نور افشاں سلامت مضمون مندرجہ خط ارسال حضور ہے براے مہربانی اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر ممنون فرماینگے +

اہل ہنود میں شادی وغیرہ کے رسومات جو حال میں رائج ہیں شاید قدیم الایام سے چلے آتے ہیں - چنانچہ بعض بعض امور نہایت قبیح دیکھنے میں آتے ہیں جن سے لوگوں کے دلونکو نہایت صدمہ پہونچتا ہے - بلکہ ہمیشہ کے لئے داغ حسرت لگ جاتا ہے - بڑے افسوس کی بات ہے کہ اہل ہنود میں اچھے اچھے عالم و فاضل دانا و عاقل گذرے مگر کسی صاحب ہمت نے ان باتوں کے دور کرنے کا بالکل خیال نہیں کیا اور نہ اوروں کو رغبت دلائی - خصوصاً شادی کا کرنا جو ایک بڑا بھاری فرض ہے بجاے خود حجاموں پر موقوف رکھا ہے اور اسقدر اُنکو اختیارات دئے گئے ہیں - جنکے کہنے پر کچھ تغیر و تبدل جانبین سے ہونا تو درکنار دم بھی نہیں مارا جاتا آپ دیکھئے حجاموں کی کارگذاری اور نمک حرامی کہ لڑکی اٹھارہ برس کی - لڑکا سات برس کا لاہور سے لودیانہ پہونچے ہر کوچہ و بازار میں تلاش اپنے مطلب کی کرنے لگے کسی نے کہا کہ بھائی فلاں ساہوکار زمانگی ہے اُنکے ہاں مطلب حل ہوگا - پوچھتے پوچھتے وہاں پہونچ گئے لالہ صاحب دھوتی باندھے چبوترے پر بیٹھے ہیں

اپنے ہی کھاتہ کا حساب دیکھ رہے ہیں۔ اتنے میں راجہ جو بھی پہنچے جا رام رام بولائی۔ لالہ صاحب پوچھنے لگے کہو راجہ جی خیر ہے کس طرح آنا ہوا۔ آپ دیکھئے کہ حجام لالہ صاحب کے سوال کا جواب کس ڈھنگ سے دیتا ہے۔ جواب لالہ صاحب آنا کیا ہوا ایک عرصے سے آپکی سوبھا سن رہے تھے۔ دل میں اکثر یہی خیال رہتا تھا کہ اگر کوئی عمدہ ناطہ ملے تو لالہ صاحب کے چرنوں جا لگوں۔ پرمیشر کی دیا کرپا سے مدت بعد مراد دلی بر آئی۔ کہ فلاں شہر میں کھتری ہیں بڑے مالدار ہزاروں لاکھوں روپے کا لین دین بیوپار جاری ہے اور ابتدا سے پیشہ ساہوکاری ہے۔ رام نے ایک لڑکی ایسی بھاگوان دی ہے کہ جب سے پیدا ہوئی ہے زندہ باراں سدہ ہو رہی ہے۔ مٹی کو ہاتھ ڈالے تو سونا ہو جاتا ہے اور عمر میں اٹھ سالہ ہے۔ لڑکی کیا ہے گلاب کا پھول ہے غرض ایسی نمک مرچ لگا کر تعریف کی کہ لالہ صاحب مٹی کے ہو گئے فوراً راجہ جیو کے دم میں آکر نہایت الفت و محبت سے جپھیں کرنے لگے اسیوقت شگون وغیرہ یا جمیع برادری رکھکر مبارکباد و مبارکباد کی دھوم مچی اور کچھ نقد وغیرہ کا سلوک کر کے حجام کو رخصت کیا اب ادھر لڑکی والوں کو واہیات گپ شپ بنا کر جمع خرچ پورا کرنا شروع کیا۔ کہ لالہ صاحب کیا پوچھتے ہو رب علائے سبب لڑکی کی منگنی ایسی جگہہ کر آیا ہوں کہ اگر تمام عمر ڈھونڈتے تو بھی ایسے سدھی میسر نہ آتے۔ سچ پوچھو تو دو تین باتیں بہت ہی عمدہ ہو گئیں۔ اول یہہ کہ لڑکے کی عمر لڑکی کے برابر۔ دوئم انگریزی فارسی لکھا پڑھا سو روپیہ کی نوکری مل رہی لگ گئی نہیں۔ روڑکی پاس کرنا چاہتا ہے کہ اور سیر ہو نگا سمجھو کہ دو تین سو سے کم نہ پاوے گا۔ چنانچہ اس قسم کی باتوں سے لالہ صاحب کو خوب ہی رجھایا۔ چند روز میں شادی کے پیغام طرفین سے آنے لگے اور بڑی دھوم دھام سے کاج رچایا تب فریقین نے حجام کی کارگزاری کو پایا۔ کیونکہ لڑکی یک چشم تھی اور لڑکا تیمور لنگ —

جسوقت پھیرو نکے وقت لڑکے کو گھوڑے پر چڑہا کر گھر میں لائے تو دور سے لڑکے کی شان و شوکت کو دیکھکر نائن بید غرک باواز بلند یوں پکاری۔ اچھا بر پایا نی میرے کانی۔ ادھر سے بجواب اسکے میراسی بولا۔ کہ مونڈا ابھی گھوڑیوں اور تیرے نال جانیئے واہ رے نائی تیری کمائی تجھے تو اپنے چھاندہ سے غرض بقول شخصے۔ مردہ خواہ جنت میں جائے یا دوزخ ملاں کو حلوے مانڈے سے کام۔ آپ دیکھئے جب ایسی ایسی کار روائی بیاہ شادیوں میں ہونے لگی تو کیونکر دولہا اور دلہن کا باہمی اتفاق ہو جسکا انجام یہہ کہ ہمیشہ کے لئے لڑائی اور جھگڑے نے گھر میں ڈیرہ لگایا۔ کسی نے تو باعث زیادتی عمر کے جن بھوت مصنوعی کو اپنے اوپر قرار دیکر اپنی خواہشوں کو پورا کیا۔ کسی نے کسی کے ساتھ جنگل و بیابان کا رستہ پکڑا اور عزت و حرمت آبا و اجداد کو کھو دیا۔ باوجود اسقدر تجربہ کے پر کوئی صاحب آجتک مانع ایسے امورات واہیات کا نہوا اے ناظرین بھائیو خیال کرنے کی بات ہے کہ جب ایسی حرکات ظہور میں آویں اور کامل طور سے انکا انسداد نہ کیا جاوے تو حیف ہے ہمارے اس لکھنے اور پڑھنے پر اور میں یہہ بھی امید کرتا ہوں کہ بہت بھائی اہل ہنود معترض ہونگے کہ اہل اسلام میں یہہ امور رایج ہیں تو میں مسلمان بھائیوں کی خدمت میں دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ جن جن اقوام میں ایسے ایسے معاملات ہوں آئندہ کے لئے مانع ہوں +

راقم

مولا بخش از لودیانہ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء

خط

(حل ترکیب ابیات مندرجہ اخبار مطبوعہ [illegible])

شد غلامی کہ آب جو آرد — آب جو آمد و غلام ببرد

چو دخلت نیست خرج آہستہ تر کن — کہ میگویند ملاحان سرودی

اگر باراں بکوہستاں نبارد — بسالی دجلہ گردد خشک رودی

پہلی بیت کی ترکیب دو نہج پر کیجاتی ہے اول۔ تقدیر بیت کی یوں ہے غلامی رفت بایں ارادہ کہ آب جو آرد۔ لیکن بحکم قضا آب جو آمد و غلام ببرد +

ترکیب

رفت فعل غلامی عدد معدود ملکر فاعل ہوا با حرف جار این اسم اشارہ آردہ مبین کہ بیانیہ آرد فعل اسمیں ضمیر مرجع ہے غلام کی طرف فاعل ہوا آب جو مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول ہوا پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر بیان ہوا مبین کا مبین بیان سے ملکر جملہ بیانیہ ہو کر مشار الیہ ہوا اسم اشارہ کا ———— اسم اشارہ مشار الیہ سے ملکر مجرور ہوا جار کا جار مجرور ملکر متعلق برفت پس فعل ساتھ فاعل اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستدرک ہوا۔ لیکن حرف استدراک جملہ مابعد مستدرک آمد فعل لازمی آب جو مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہوا بحکم قضا متعلق بفعل پس فعل ساتھ فاعل اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف الیہ ہوا واو حرف عطف ببرد فعل متعدی اسمیں ضمیر مرجع ہے آب جو کی طرف فاعل ہوا غلام مفعول بہ رائے علامت مفعول محذوف پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہوا پس معطوف اور معطوف الیہ ملکر جملہ عاطفہ ہو کر مستدرک

سندرک کا پس مستدرک مستدرک سے ملکر جملہ استدراکیہ ہوا +

وجہ دیگر

رفت فعل لازمی غلامی عدد معدود ملکر فاعل ہوا پس فعل ساتھ فاعل کے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول ہوا کہ علیہ آرد فعل متعدی اس میں ہے جو غلام کی طرف فاعل ہوا آب مضاف بمضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول ہوا پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر علت ہوئی معلول کی پس علت معلول سے ملکر جملہ معللہ ہوکر مستدرک ہوا مصرع ثانی کی ترکیب اول ترکیب کے موافق ہے پس مستدرک مستدرک سے ملکر جملہ استدراکیہ ہوا +

دیگر ابیات کی تقدیریوں ہے +

چوں برائے تو دخل مگنفی یا معین ہنست خرچ آہستہ ترکن - کہ مے گویند ملاحاں سرودی - کہ اگر باراں بکوہستان نبارد بسالے دجلہ گردد خشک رودے - چوں حرف شرط متضمن بمعنی ظرف زمان نیست علامت جملہ اسمیہ باحرف ربط دخل مبتدا ازمکتفی یا معین خبر محذوف برائے حرف جار تو مجرور جار مجرور ملکر متعلق خبر پس حرف ربط اسم اور خبر اور متعلق سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر فعل شرط - کن فعل با فاعل خرچ مفعول آہستہ تر حال پس فعل ساتھ فاعل کے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ حالیہ ہوکر معلول ہوا کہ علیہ گویند فعل ملاحان فاعل سرودی ممیز کہ بیانیہ محذوف اگر حرف شرط نبارد فعل باران فاعل با حرف جار کوہستان مجرور، جار مجرور ملکر متعلق بفعل پس فعل ساتھ فاعل اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر فعل شرط - گردد فعل ناقصہ دجلہ مبتدا خشک، رود خبر بسالی متعلق پس فعل ناقصہ مبتدا اور خبر اور متعلق سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا ہوئی شرط کی پس شرط جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر بیان ہوا تبیین کا پس تبیین بیان سے ملکر جملہ بیانیہ ہوکر مقولہ ہوا پس فعل ساتھ فاعل اور مقولہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئی معلول کی پس علت معلول سے ملکر جملہ معللہ ہوکر جزا ہوئی شرط کی پس شرط جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا فقط +

راقم

احقر سید محمد شاہ مدرس سکول جالندھر

لودیانہ

۲۹ اکتوبر کو صبح کے ۹ بجے جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک پنجاب مالیر کوٹلہ سے یہاں تشریف فرما ہوئے صاحب ممدوح کے استقبال کے واسطے شہر کے اور بیرونجات کے رؤسا ریلوے اسٹیشن پر تشریف لیگئے تھے اور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور جناب صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر و جناب صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس وغیرہ صاحبان بھی موجود تھے - ان صاحبان نے شہر کے رؤسا کا سلام کرایا - اور قریب ایک گھنٹہ تک صاحب موصوف نے ریلوے اسٹیشن پر قیام فرمایا - دس بجے ریل گاڑی پر سوار ہوکر لاہور کو تشریف لیگئے +

میلہ رکھ سرکاری ایک مرتبہ اعتدال کے ساتھ بھرا اور دوکاندار برضا و رغبت خود اپنی اپنی دوکانیں صبح سے لیکر وہاں پہونچے - سنا جاتا ہے کہ کسیقدر انعام بھی حقداروں کو دیا گیا ہے - اب ہمکو پختہ یقین ہو گیا ہے کہ یہ میلہ بغرض ترقی تجارت تفریح طبع کے واسطے مقرر ہوا ہے امید ہے کہ کچھ عرصہ بعد یہ خوب رونق پکڑ جائیگا +

خبر ہے کہ میونسپل لائبریری کی ترقی کے واسطے اور بھی بہت سی نایاب کتابیں خریدی گئی ہیں یقین ہے کہ اب یہ لائبریری بھی شملہ امرتسر و لاہور وغیرہ کے ہو جاویگی +

سنا ہے کہ لکڑ بازار میں ایک کشمیرن مرگئی تھی جب اسکا جنازہ تیار ہو گیا تو پولیس نے حسب بیان مخبر ارادہ کیا کہ جنازہ روکا جاوے چنانچہ فوراً پولیس موقع پر پہونچی اور جنازہ کو شفاخانہ میں پہونچایا گیا - مقدمہ پولیس میں زیر تجویز ہے +

ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ جناب رائے اودیرام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جو بیمار ہوکر جالندھر میں علاج کرا رہے تھے اتوار کے روز مرگئے +

خبر ہے کہ بجائے رائے صاحب حکیم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ شہر جالندھر سے آجکل آنیوالے ہیں +

منشی منسی دھر صاحب منصف تحصیل سمرالہ کو یکم نومبر سے پنشن ملگئی ہے بجائے انکے شیخ احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ صاحب اڈیشنل کمشنر بہادر جالندھر مقرر ہوئے اور اپنے کام پر پہونچ گئے +

معلوم ہوا کہ جناب سید فقیر ظہور الدین خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ایک سال اور بھی اپنے عہدے پر مقرر رہینگے +

۲۹ اکتوبر کو جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت انبالہ نے اجلاس فرمایا جسمیں ایک عورت کو بجرم قتل سات سال قید کی سزا ہوئی +

غلہ روبارزانی ہے کیونکہ اب یہاں سے غلہ بیرونجات کو نہیں جاتا ہے بلکہ روزمرہ باہر سے آتا رہتا ہے - بیماری وغیرہ کا زیادہ چرچا نہیں ہے - موسم اعتدال پر ہے +

اشتہار

ناظرین اخبار نور افشاں کو واضح ہو کہ ہم کتاب مسمی بعدم ضرورت قرآن کو جو کہ پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب نے تصنیف کی تھی شایع کرنے کی تجویز کرتے ہیں۔ کتاب مذکور کے ایکسو پچاس صفحہ ہوں گے اور قیمت معہ محصول فی جلد ۱۰ ہو گی بلا محصول ۸ اسلئے جو صاحبان کتاب مذکورہ بالا خریدنا چاہتے ہیں درخواست ارسال فرمائیں فقط +

المشتہر

پادری ای ایم ویری صاحب
مہتمم مشن پریس لودیانہ

مُستزاد

کیا تونے میرے دلکو گناہوں سے اوجالا — ای میرے مسیحا
اور سارا شر و مکر میرے دلسے نکالا — ای میرے مسیحا
خاطر سے میرے تونے جو خون اپنا بہایا — اور مجکو چھڑایا
سولی پہ چڑھا اور کھایا تیغ کا بھالا — ای میرے مسیحا
توحید سے تیری جو ہوا جاتکے منکر — وہ شخص ہی کافر
دنیا سے چلا جاویگا ہو نرک کے وہ کالا — ای میرے مسیحا
سردار کیا حق نے تجھے دونوں جہاں کا — آسمان و زمین کا
نبیوں سے بھی رکھا ہی ترا رتبہ اعلے — ای میرے مسیحا
بیمار ہوئے اچھے اور اندھوںکو دکھلایا — مردوں کو جلایا
اور اپنے فضل سے نبی میرے دلکو سنبھالا — ای میرے مسیحا
ابلیس ہوا تیری جو درگاہ سے مغرور — ہوا آپ میں مغرور
ملعون ہوا اور گیا جنت سے نکالا — ای میرے مسیحا
سنسر کی ہی یہی عرض یہہ فرزند خدا سے — رکھ دور بلا سے
ہر وقت جپوں ورد سے تجھ نام کی مالا — ای میرے مسیحا

آئینہ قران

ہفتہ حال میں آئینہ قران چھپکر تیار ہو گیا ہی اور بلکہ جن جن صاحبان نے قیمت پیشگی ادا کر دی تھی ۲۵ اکتوبر کو انکی خدمت میں ارسال بھی کیا اب اطلاع دیجاتی ہی کہ جن جن صاحبان نے درخواستیں بھیجی ہیں قیمت بھیجکر کتاب کو طلب فرماویں یہہ کتاب بلا محصول قیمت نہیں بھیجی جاتی ہی *

اشتہار

مشتریان نور افشاں

جب سے ہم نے اخبار نور افشاں جاری کیا ہی بعض بعض صاحبان نے اخبار تو خریدا مگر قیمت تا حال ادا نہیں کی۔ اور بعضوں نے چار چار سال کا حساب بڑھا رکھا۔ تقاضے کے وقت خاموشی اختیار کرتے ہیں اور اخبار کو مال مفت سمجھکر لئے جاتے ہیں اور بعضوں نے دو دو سال کا حساب بیباق نہیں کیا جب طلب کرتے ہیں تو جواب ندارد۔ عدالت چڑھتے اور دوسرے کو چڑھاتے ہوئے ہمکو شرم آتی ہی بلکہ اپنے نادہند صاحبان کا ہم نے آجتک مثل اپنے دیگر ہمعصران نام تک بھی ظاہر نہیں کیا۔ اس سر دردی اور نقصان سے چھٹکارا پانے کے لئے اب ہم تجویز مندرجہ بالا پر عمل کرینگے۔ اگرچہ ہمارا خیال ہی کہ شاید کسیقدر خریدار کم ہو جاوینگے مگر نو نقد نہ تیرہ ادھار کا معاملہ تو ہو جائیگا۔ مشتریان زر دستور العمل مندرجہ ذیل پر ملاحظہ فرماویں +

۱۔ تمام صاحبان جنکے ذمہ بقایا حساب ہی آخیر نومبر ۱۸۸۶ سے پیشتر مرحمت فرماویں۔ ورنہ بلاچاری ہم لینگے تم کو دینا پڑے گا +

۲۔ جو صاحب ۱۸۸۷ کے واسطے اخبار نور افشاں خریدنا چاہیں آخیر دسمبر ۱۸۸۶ تک پیشگی قیمت روانہ فرماویں ہو جن جن صاحبان کا حساب آخیر دسمبر ۱۸۸۶ تک صاف ہو جاویگا اُن کی خدمت میں بلا ادائگی قیمت پیشگی اخبار روانہ نہ ہو گا +

۳۔ جنکے نام یکم جنوری ۱۸۸۷ سے اخبار نہ پہونچے وے یہہ تصور فرماویں کہ ہمارا حساب بند ہوا +

المشتہر

پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس ۴ اکتوبر

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہی قیمت یہہ ہی سالانہ بلا محصول ۱۰ معہ محصول ۱۲ ۔ ۲ پرچہ کے واسطے معہ محصول ۲۲ ۔ ۳ پرچہ کے واسطے معہ محصول ۳۲ ۔ ۴ پرچہ کے واسطے معہ محصول ۴۲ ۔ ۵ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۵۲ ۔ ۶ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۶۲ ۔ ۱۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۱۲۲ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں ملتا ہی بھیجی جاہئے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا